منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم وھر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بتجیل ؛ گویان صفت و سیرت ہبر و محمدؐ

نمبر ۳۰ | مطبوعہ ۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز شنبہ | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ ۵ روپیہ بحساب پیشگی بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیے

قبول اسلام

(باندی کوی مین)

جناب نیاز محمد صاحب ٹھیکہ دار تعمیرات باندیکوی سے تحریر فرمائے ہین ایک صاحب جو پہلے برہمن تھے اپنے مذہب سے بیزار ہو کر مسلمان ہو گئے کچھ عرصہ تک وہ مسلمان رہے مگر پھر ایک پادری کی چرب زبانی اور لسانی سے دہوکھا کھا کر جامۂ عیسائیت پہن لیا اور قریب ۷ یا آٹھ برس تک مذہب عیسوی کے پیرو رہے۔ انکا اسلامی نام عبدالحق تھا عیسائی ہونے کے بعد بھی یہی نام رہا۔ اور اب بھی انکا نام عبدالحق ہی ہے یہ جیوقت عیسائی تھے تو ان کی عیسائیون مین بہت قدر و منزلت تھی کیونکہ ان کو سنسکرت کی نہایت عمدہ لیاقت ہے۔ اور علاوہ برین انہون نے اسوقت عیسویت کے پھیلانے مین بہت کوشش کی اور اپنے مقاصد مین اکثر کامیابی حاصل کرتے رہے۔ ان کے پر زور لکچر اور دل پر اثر کرنیوالے وعظ جہان جہان یہہ رہ چکے ہین وہان وہان خوب مشہور ہین۔ الحمد للہ کہ اب یہ مشرف باسلام ہوئے امید ہے کہ ان کے آیندہ کوششین اسلام کے لئے بہت کچھ مفید ثابت ہون۔ یہ صاحب الوریہ برسن پیشرین مشن کے طرف سے واعظ تھے۔ مسجد دائرہ شاہ مین گذشتہ جمعہ کو مولوی وبدار علیصاحب کے ہاتھہ پر اسلام لائے۔ اب ابو احمد شیخ غلام محمد صاحب ٹھیکہ دار و دیس پریزیڈنٹ انجمن حمایت اسلام باندیکوی کا ارادہ ہے کہ ان کے لئے کافی سرمایہ بہم پہونچا کر ہندوستان کے مختلف مقامات مین وعظ کے واسطے بھیجین یقین کامل ہے کہ انکا یہ ارادہ جلد تر پورا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور عرصہ تین ماہ کا گذرا ایک اور پرنس سنگھ نامی عیسوی نام مسٹر فارمر تھا مشرف باسلام ہوئے۔

اب انکا نام محمد عبد الہادی رکھا گیا ہے۔

انگلستان مین عید الفطر

اوکنگ کی اورنٹیل یونیورسٹی کی مسجد مین ایک عجیب و غریب تماشہ نظر آیا۔ انگلستان کے مختلف مقامات مین جو مسلمان رہتے ہین وہ مسجد مذکور مین نماز عید الفطر کی غرض سے مجتمع ہوے تھے۔ ہندوستان افغانستان ترک روم شام اور مصر کے اہل اسلام ہی جو انگلستان کے مختلف مقامات مین مقیم ہین ان مین شامل تھے انکا لباس۔ مسجد کی خاموشی۔ اطراف و اکناف کے باغون کی خوبصورتی سے عجب قسم کی کیفیت نظر آتی تھی حافظ محمد افندی نے جو سفارت عثمانیہ کے امام ہین نماز پڑھائی

ڈیلی ٹیلیگراف۔

لورپول کے حالات

اوائل اپریل مین یکشنبہ کو لورپول کی مسجد مین بہت سے مسلمان استماع لکچر کے غرض سے جمع ہوے تھے جناب حافظ میر الدین احمد صاحب فرزند اکبر جناب حافظ نصیر الدین صاحب متوطن اشرف محلہ مقام ساندلا واقع اودہ نے اسلام اور اہل اسلام پر نہایت عمدہ لکچر دیا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ صاحب موصوف اپنے مذہب سے پورے طور پر واقف ہین اور جملہ امور مقررمنہ کی تعمیل پر نہایت مستعد اور کاربند ہین یہ بات ان مین نہایت ستایش و آفرین کے قابل ہے کہ انگریزی تعلیم مین مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنے مذہب کی جوش ان مین باقی ہے۔ برادر خالد اسمتھ صدر نشین تھے مسٹر میر الدین صاحب نے بیان کیا کہ اسلام وہی مذہب ہے جسکو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے تعلیم کیا۔ یہان پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جب بات یہی تو عیسائیون اور یہودیون کو اپنے مذہب چھوڑکر اسلام قبول کرنیکی کیا ضرورت ہے سو اسکے معقول اور برجستہ جواب اور یہی ہین انہون نے یہ دیا کہ دین عیسوی اور موسوی اپنی اصلی حالت پر قایم نہین رہے اور ظنی اور مشکوک باتون سے پر ہین اور مذہب اسلام انہین خرابیون کے واقع ہونے کے سبب سے شایع کیا گیا۔ مذہب اسلام کے مسائل اور تعلیمات نہایت برجستہ اور مضبوط اور حکمت و مصلحت سے پر ہین۔

انہون نے کہا کہ مذہب اسلام کی ترقی متیقن اور مذہب عیسوی کی ترقی مذبذب اور مبہم ہی۔ مذہب اسلام کے نسبت یہ الزام لگایا جاتا ہی کہ وہ تلوار کے ذریعہ پھیلا مگر یہ قرین قیاس نہین ہے۔ عیسوی مذہب علوم کو پردۂ غفلت سے نکالنے اور ان کو سدھارنے مین کامیاب نہ ہوا اسکے پیرو خرابی اور بدکاری کے معدن ہین مگر جس جگہ اسلام شایع ہوا وہان سے خرابی و بدکاری کی بیخ اکھاڑی گئی۔ مذہب اسلام صرف اخلاق ہی کی تعلیم نہین کرتا بلکہ وہ جادۂ محبت کو بھی سکھلاتا ہی مذہب اسلام مین ایک ایسی قدرت ہی کہ جس کے باعث ہر ایک پیرو پر اسکا اثر پڑتا ہے اور کسی دوسرے کی تعلیم کے بغیر وہ اپنی حالت درست کر لیتا ہی مگر یہ بات کسی دوسرے مذہب مین نظر نہین آتی۔

اہل اسلام کو دعوت کا گیا ہے کہ وہ دوسرے مذہب کی

تعین کرین اپر فرض ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا نام تعظیم سے لیوین اور ان کی تعلیمات کی توقیر کرین - یہ بات مذہب عیسوی مین نہین ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی اور شفقت پر اہل اسلام کو فخر اور ناز ہی اور وہ ان کی پیروی کے نہایت خواہان ہین اہل اسلام کا کام محض اتنا ہی کہ لوگون کو اسکی پیروی کرنے کی دعوت کرین اس سے بڑھکر جو عمل مین آوے وہ خلاف شرع ہے -

جناب محمد الگزانڈر رسل ویب کی قابل قدر تصنیف

ویب صاحب نے حال مین ایک کتاب "اسلام ان امریکہ" یا امریکہ مین اسلام کے نام سے تالیف کی ہے جس مین مذہب اسلام کی کامل اور قابل اعتماد حقیقت مذکور ہے حضرت بانی اسلام علیہ الصلوۃ والسلام نے کس چیز کی فی الحقیقت تعلیم فرمائی اور ہر یک رکن و اصول دین کی پورے طور سے فہمایش کی گئی ہے اور ناواقفون کے اعتراض اور الزامات کا مدلل جواب بھی دیا گیا ہے -

اور اس مین ویب صاحب نے امریکہ مین اسلام کو شایع کرنے کے بارہ مین جو تجویز کی تھی اسکا مفصل بیان ہے مصنف کی تصویر اور سوانح عمری بھی شامل ہے اور غالبا اس قسم کے تصانیف مین یہ عمدہ تصنیف ہے - جسکے دین کے ہر متلاشی کے نکتہ مین اسکا رہنا ضروری ہے - ہمکو امید ہے اور نیٹیل پبلشنگ کمپنی ہم سبکی اشاعت کا حق مصنف سے حاصل کرکے بہت صفائی سے طبع کرایا ہے جلد کی قیمت قرار دی ہی - شاید نسخون

کے خریدارون سے رعایت ہو سکیگی - جن کو مطلوب ہو وہ دی اورنٹیل پبلشنگ کمپنی ۱۱۲۲ براڈوے نیویارک - ین - او کے پتہ سے طلب کرین -

The Oriental Publishing Co.
1122 Broadway, New York

مذہبی دنگل

کچھ عرصہ سے ایک چھوٹے سے قد کے برنگ سیاہ چہرہ بدن حضرت اجمیر مین وارد ہین جو اپنے آپ کو مولوی ابوالفرح یوحنا کیتھی کشت رومن کتھولک مشن مشہور کرتے ہین یہ صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب) کے رہنے والے ہین اور کچھ عرصہ سے رومن کاتلک فرقہ کا عیسوی مذہب اختیار کر لیا ہے - اور اسی لئے جو کاتلک مذہب کے دو پادری صاحبان قیصر گنج مین رہتے ہین انکے پاس آپکا قیام ہے اور وہین سے کچھ تنخواہ بھی پاتے ہین ناظرین واقف ہون گے کہ یون تو مسیحی مذہب مین آجکے دن سیکڑون فرقے ہین لیکن دو فرقے مشہور ہین اول کاتلک - دوسرا پروٹسٹنٹ - کاتلک مذہب قدیم ہے (جسکے پیش امام پوپ روم انتک بجاے مسیح علیہ گدی نشین ہین) فرقہ پروٹسٹنٹ تخمیناً ساڈھے تین سو برس سے بزمانہ لوتھر جاری ہوا ہے کاتلک بت پرستی کرتے ہین اور پروٹسٹنٹ بت پرستی کو کفر سمجھتے ہین - مولوی ابوالفرح یوحنا نے ایک لمبا چوڑا اشتہار مطبع جماعۃ البشر مین چھپوا کر علی الخصوص پروٹسٹنٹون کے لئے شایع کیا اور دعوی کیا کہ اصلی عیسائی مذہب

کا تلک ہی - باقی سب مصنوعی اور لغو ہین - مین یہین
سے بت پرستی کو ثابت کرونگا - اسپر پرنسٹیون اور
کاتلکون مین مباحثہ ہوا اس جلسہ مین ایک محمدی
مولوی منصف قرار دئے گئے تھے بہت کچھ چخ چخ و
بخ بخ کے بعد محمدی مولوی صاحب یہ کہکر "کہ اس
جلسہ مین حاضرین بے علم ہین" تلفظ تک صحیح نہین" کھڑے
ہوگئے اور جلسہ برخاست ہوا - یہ ہارے نہ وہ جیتے -
اب ابو الفرح صاحب نے اہل اسلام کو بذریعہ اشتہار
مباحثہ کرنے کے لئے مدعو کیا ہے - ہم نہین جانتے کہ ان
فضول جھگڑون سے فائدہ ہی کیا ہے - پہلے ہی بڑے
بڑے علما فیصلہ کرگئے ہین متلاشی دین حقیقی کو انہین کے
کتب کا مطالعہ کافی ہے اور اگر کچھ علمیت کا جتلانا ہے
تو کوئی کتاب خاص علم مین تصنیف کرین ورنہ اس قسم
کی بار بار کی کٹ حجتی مغز خراشی نہین تو اور کیا ہے -

عیسائیونکی الوکہی کارگذاری

صاحب راجپوتانہ گزٹ اجمیر تحریر فرماتے ہین کہ قیصر گنج
واقع اجمیر مین ایک پادری صاحب (یوروپین) متعلقہ
مشن رہتے ہین وہ حسب معمول ادہر ادہر کے دیہات
مین جاکر دہقانیون کو انجیل سنایا کرتے ہین جب بہت
سے دہقان (تماشائی) صاحب کے گرد جمع ہوجاتے
ہین تو آپ گورے چٹے منھ کو پھاڑ کر فرماتے ہین
"کیون جی تم البشور ارتہات ایشا مسیح کو مانتا دہقانے
کچھ خاطر سے اور کچھ تمسخر سے کہتے ہین - ہان شاہب مانتا
یہ سنتے ہی صاحب بہادر پانی منگواتے ہین اور سب
کے سرون پر جو وہان موجود ہوان دو لوندین چھڑک

اردو قرآن مجید

اگرچہ اردو زبان مین تراجم و تفاسیر قرآن مجید بکثرت
شایع ہین یہانتک کہ ہر کہ دمہ اوسکی تلاوت سے
فیضیاب ہے اور ہوسکتا ہے - اور اسی طرح دیگر زبانون
فارسی - ترکی - انگریزی - جرمنی فرانسیسی وغیرہ مین
اس کثرت سے قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیرین طبع
ہوکر دنیا مین مشتہر ہوچکی ہین کہ اگر ان کی فہرست
لکہی جاوے تو ایک دفتر طولانی بن جاے مگر باوجود
اسکے کسی داعی عاقبت اندیش نے اس عبارت کو چھوڑکر
صرف اتنا ترجمہ کہی ترجمہ مطبع مفید عالم آگرہ مین طبع کرانا

چاہا ہے جسکی مصرف مین ایک مضمون کسی صاحب مسلمان اور
نے بجنور کے اخبار مہر نیمروز مین درج کرایا ہی اور صاحب
نور افشان نے اپنی طبیعت کی موافق اسپر کچھ حاشیہ
چڑہا کر جلے دل کے خوب بخار نکالے ہین - وہ چاہتے ہین
کہ ضرور وہ ترجمہ طبع ہو بلکہ ہر ایک زبان مین مثل
توریت و اناجیل کے اصل زبان کو چہوڑ کر صرف
ترجمہ ہی رکہہ لیا جاوے - چنانچہ ہم نور افشان سے
اوسکی اصل عبارت نقل کر کے جواب دین گے - مگر
اس سے پہلے اپنے معزز برادران اہل اسلام کو متوجہ
کرتے ہین کہ عقلا کا ہمیشہ سے دستور رہے کہ دشمن کی
صلاح و رائے دینے کے خلاف عمل کرتے ہین اور اہل
غرض کے کلام کا کچھ اعتبار نہین کرتے - اس لئے نفس
شریر کی ضد مین بزرگان دین نے بہت کچھ کوششین
کین اور فایز المرام ہوے - پس جس بات کو اپنا
مخالف بڑے زور سے کہتا ہے کہ اوسکے کرنے مین دین
اسلام کی اشاعت کو ترقی ہوگی تو اوسکو اسلام کے
تنزل کا ایک بڑا باعث سمجھنا چاہئے -
بہلا جو شخص اسلام کے انہدام مین سر توڑ کوششین کرتا
ہے اسکو ترقی اسلام کا کیونکر خیال ہوا - ای بھائیو
بیشک اسمین دین اسلام کی ترقی نہین پس ایسے
خیال خام سے جلد توبہ کرنی چاہئے کیا یہ ممکن ہے
کہ قرآن کے معانی و اسرار کماحقہ انہین جیسے الفاظ مین
کسی دوسری زبان مین لکہی جائین و رانحالیکہ اسکے
نکات بلیغہ آجتک پورے طور سے کسی سے بیان
نہین ہو سکے - بہلا جب اصل متن مثل توریت و اناجیل

کے ترجمون سے ساقط ہو جاے تو اصل کلام الہی کی
خوبی کس طرح باقی رہ سکتی ہے -
پہر مترجمین بمقابلہ الہام الہی کے سخت مجبور ہین ان سے
بمقتضای بشریت بڑی بڑی غلطیان ہو سکتی ہین
چنانچہ توریت و اناجیل کے ترجمے بقول اہل کتاب کے
اصل متن کے موافق نہین -
اور فی الواقع مترجمین بیبل سے صدہا جگہ ایسی غلطیان
ہوی ہین کہ جب تک اصل متن نہ معلوم ہو ہرگز انکی
اصلاح نہین ہو سکتی ترجمون اور متن مین زمین و آسمان
کا فرق ہے -
مثلا اردو ترجمہ بیبل مطبوعہ ۱۸۸۳ء مشن پریس لودہیانہ
کتاب السلاطین اول باب ۱۹ مین یہ ترجمہ
بالکل غلط لکہا ہے کہ - مین نے کوّون کو حکم کیا ہے کہ
وے وہان تیری پرورش کرین - اور اسی طرح اس سے
اگلی آیت ۶ مین بہی یہ ترجمہ غلط لکہا ہے کہ - ہر صبح کو
کوّے اسکے لئے روٹی اور گوشت لاتے تھے اور شام
کو بہی روٹی اور گوشت لاتے -
یہ حضرت الیاس علیہ السلام کی نسبت ہے کہ خدا تعالے
نے ان کی پرورش کے لئے کوّون ناپاک جانورون
کو مقرر کیا اور وے ان کے لئے ہر صبح و شام گوشت
روٹی لاتے تھے اسکے غلط ہونے مین کسیکو کلام نہین
ہو سکتا - عقلا اسلئے کہ -
اوّلا ایسے بزرگ نبی کی پرورش کے لئے خدا کو صرف
کوّون کے مقرر کرنیکی کیا ضرورت پڑی تہی کیا خدا
مین ایسی قدرت نہ تہی کہ کسی انسان کو اس کام کیلئے

مامور کرتا۔
ثانیاً۔ کوا ناپاک جانور کیونکر روٹی اور گوشت پکا کر ہر صبح و شام الیاہ کو پہونچاتا تھا۔
ثالثاً۔ کیا شام کے کھانے کے وقت ہی کوے مثل آدمیوں کے کاروبار کرتے ہین۔
رابعاً۔ کوے روٹی اور گوشت نہین دیسکتے ان کی تو اعلیٰ درجہ کی خوراک نجاست ہے۔
اور نقلاً اسلئے کہ ہارن صاحب تفسیر بیبل کی جلد اول صفحہ ۶۳۹ زیر تفسیر اسی آیت کے لکھتے ہین کہ مترجمین بیبل نے یہان سخت مغالطہ کہایا ہے اصلی لفظ عبرانی اُوربم بمعنی عرب ہے نہ کوا اور جیروم بھی اسکے معنے عرب سے لیتا ہے یعنے عربی لوگ الیاہ نبی کو گوشت روٹی پہونچاتے تھے اسی طرح ہارن صاحب نے چند دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ اُوربم سے مراد عربی لوگ ہین۔
پس اگر اصلی متن قرآن شریف کے ترجمون مین چھوڑ دیا جائیگا تو لامحالہ توریت و اناجیل کی موافق حالت ہوجائیگی۔
الغرض تمام ترجمے توریت و اناجیل کے اسی قسم کے اغلاط سے پُر ہین اور اصل کلام آلہی کا ملنا دشوار کیا محال ہوگیا ہے۔
تو کیا پادری صاحب یہی چاہتے ہین کہ قرآن پاک بھی توریت و اناجیل کا ہمداستان ہوکر ساقط الاعتبار ہوجاے۔
اے غیرت مندان اسلام اس سخت خرابی مین نہ پڑجانا

اب ہم پادری صاحب کے لایعنی مضمون کا اقتباس کرکے جواب دیتے ہین پادری صاحب نور افشان نمبر ۱۹ جلد ۱۲ مین تحریر فرماتے ہین۔
قولہ اگرچہ مذہب اسلام کی ترقی اشاعت کو روکنے والے اسکے بعض نقایص اصولی تو تھے ہی مگر قرآن کو صرف ایک عربی زبان مین مقید و محدود رکھنا اور ممالک متفرقہ کی مختلف زبانون مین ترجمہ کرکے اسکی تعلیمات سے لوگون کو بے خبر رکھنا منجملہ دیگر اسباب کے ایک بہت بڑا سبب ہے۔
اقول ہم اہل اسلام آپکے بہت مشکور رہوے کہ آپ نے ترقی اسلام کا ایک بڑا سبب بتادیا۔ مگر یہ مجنونانہ بکواس (کہ مختلف زبانون مین ترجمہ کرکے) اور (قرآن کو ایک زبان مین مقید و محدود رکھنا) اس بڑے سبب سے زیادہ قابل لحاظ ہی۔ شاید پادری صاحب نے شامپین کا کوی جرعہ زیادہ پی لیا ہوگا جو آپ ہی توقرآن کو ایک زبان مین مقید اور آپ ہی مختلف زبانون مین اسکا ترجمہ ہونا بیان کرتے ہین۔
ہان مجھ کو اب یاد آیا کہ پادری صاحب کو اجتماع ضدین اور محال پسندی سے ایک خاص تعلق ہے جب وہ خدا کو ایک جانکر اس مین تثلیث کی میخ لگاتے اور حضرت مسیح کو بندہ بھی اور خدا بھی کہتے ہین تو کیون نہین یہان بھی وہی اندھا دھند مچادین۔ باقی آیندہ

سیوڈی لائف کا جواب باصواب

حضرت مہتمم صاحب منشور محمدی سلمہ اللہ سلیکم۔ السلام علیکم
اجکل پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی نے بہت سے چھوٹے

چھوٹے رسالے کسی ناواقف عیسائی سے لکھوا کر شایع
کئے ہین منجملہ ان کے رسالہ "واٹ ازدی مین" یعنے
"انسان کیا ہے" ہے چنانچہ اسکا جواب لکھکر مین نے
آپ کے خدمت شریف مین بھیجا اور وہ آپکے کسی پرچہ
مین چھپا بھی ہے ویسے ہی آج ایک اور رسالہ دیکھنے مین
آیا اسکا نام سیودی لائف یعنے جان بچاؤ ہے -
اس رسالہ مین مصنف صاحب نے حضرت لوط علیہ السلام
کا قصہ لکھا ہے اور ان حضرت پر ایک طعن بھی کیا ہے
یعنے لکھتے ہین - جن لوگون نے حضرت کا قصہ سنا یا پڑھا
ہوگا ان کو معلوم ہوگا کہ وہ شہر سدوم مین رہتے تھے
یہ شہر بڑا آباد تھا اسکی زمین زرخیز تھی اور خدا کی رحمت
سے کثرت سے آثار اسکے چارون طرف نمایان تھے لیکن
افسوس کی بات ہی کہ اس شہر کے باشندے بڑے حرامکار
اور خدا ہی پاک کے نظرون مین بدکار تھے وہ خدا کی
رحمت اور مہربانی کا ذرہ بھی خیال نہ کرتے تھے ایسے
لوگون مین حضرت لوط بھی جا رہے ہر فرد بشر یہ خیال
کریگا کہ ایسے لوگون مین جا رہنا اور ان مین بود و باش
کرنا بڑی نادانی کی بات ہی کیونکہ یہ عادات جلدی
ہی اثر کر جاتی ہین حضرت لوط اس ملک کے ظاہری
حالات دیکھکر کہ کس قدر زرخیز ہے وہان جا رہے
تھے افسوس ہے کہ اکثر اوقات ہم سب کے سب ظاہری
صورت اور حال دیکھکر دھوکہ کھا جاتے ہین انتہی -
یہ اخیر جملہ اگرچہ صحیح ہے لیکن اس سے یہ مراد ہے کہ حضرت
لوط ہی دھوکہ سے ان لوگون مین رہنے لگے تو بالکل
غلط ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ان کو اس قوم پر نبی کرکے
بھیجا تھا چنانچہ ان کی نافرمانی پر وہ قوم ہلاک ہی
کی گئی پھر دھوکہ کھا کہا کر اونمین رہنے کے کیا معنے - ہان
پادری لوگون کو ایسے الفاظ بشان انبیا و صلحا استعمال
کرتے ہوے کیون کچھ خیال ہوا کرے جب کہ وہ حضرات
ان الفاظ کو اپنے خدائے برتر کے شان مین بھی
استعمال کرتے اور فرشتون و خداوند تعالی کو بھی
دھوکہ کھے مین گرفتار ہونے کو جائز جانتے ہین دیکھو
پیدایش باب ۶ آیت ۶ تب خداوند زمین پر انسان
کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا - اور
خروج باب ۳۲ - آیت ۱۴ - اور سموئیل باب ۱۵
آیت ۱۰ و ۳۵ - ویرمیاہ باب ۴۲ - آیت ۱۰ و ذکریا
باب ۸ آیت ۱۴ - اور یونا باب ۳ آیت ۹ یا ۱۰
و باب ۴ آیت ۲ و عاموس باب ۷ آیت ۳ و ۶ - و
یشعیا باب ۱ آیت ۱۴ وغیرہ وغیرہ -
اور یہ ظاہر ہے کہ نبی یا واعظ بدکارون ہی کے لئے مقرر
ہوا کرتا ہے اور جہان بدکار رہتے ہین وہین انبیا
و واعظ بھیجے جاتے ہین حضرت عیسے علیہ السلام نے
بھی حواریون کو بدکارون ہی کے طرف روانہ کیا
تھا جو از روے بیبل ملعون و لعنتی تھے اور اگر ایسا
نہو تو نیکون کے نزدیک انبیا و واعظ جا کر بجز تضییع
حاصل کے اور کیا کرینگے -
ہان پادری لوگ حضرت لوط کو نبی نہین سمجھتے اسلئے
اور بھی ان کو یہ کہنے کا اختیار رکھتے ہین لیکن حضرت
پطرس اپنے نامہ کے دوسرے باب کے ۷ آیت مین لکھتے
ہین اور راستباز لوط کو جو شریرون کے ناپاک

چالون سے وق ہوا رہائی بخشے پس استبار کا لفظ
ازروی محاورہ میں اکثر نبی ہی کے معنے مین استعمال
ہوا کرتا ہے دیکھو اسی کے اوپر آیت ۵ مین لکھا ہے
طوفان کے پانے کو بے دینون کے ظالم پر بھیجکر نوح
سمیت جور استبازی کا منادی کرنے والا تھا پس
اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت نوح راستبازی کے
منادی تھے ویسے ہی حضرت لوط علیہ السلام بھی راستبازی
کی منادی کرتے تھے جس سے ثابت ہو گیا کہ حضرت
نوح کے مانند وہ بھی نبی تھے پھر پادریون کا حضرت
نوح کو نبی کہنا اور حضرت لوط کو نبی نجانتا اور
عماد الدین وغیرہ عیسائیون کا یہ لکھنا کہ مسلمان لوگ
لوط کو نبی سمجھتے ہین اپنے بائبل سے بھی نا واقفیت
ظاہر کرتا ہے۔ الحاصل حضرت لوط اس قوم کی ظاہری
رونق و زینت یا فقط اس ملک کی شادابی و ویرانی
ہی دیکھکر وہان نہین ٹھہرے تھے بلکہ خداوند تعالے
نے ان کو اوس قوم پر رسول و نبی کرکے بھیجا تھا۔
اور برابر وہ ان کو نصیحت کرتے رہے اور جب اپنی
شقاوت ازلی سے انہون نے اون کی نماني توبت
بموجب ؎ ظلم حق گرچہ مواسا نا کند ۔ چونکہ از
حد بگذرد رسوا کند۔ کے جب ان کی برائی حد سے
گذر چلی تو حمیت الٰہی ایک مرتبہ ایسے جوش و خروش
پر آئی کہ سب کو غارت و تباہ کر دیا اور اون
بے دینون مین سے کوئی متنفس نہ بچا۔ باقی آیندہ
بقیہ ترجمہ لکھکر زین العلما اقبال الدولہ ابو
القاسم حافظ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب

شائق محسان روم

(ص) اسی مدد الٰہی کا اثر اور امداد غیبی کی تاثیر تھی
کہ بادشاہ فارس نے عرصہ قلیل مین تمام ہندوستان فتح
کر لیا اور جو سرکشی کہ بعد مین مرہٹون نے کی اور بغاوت
پر کمر باندھی انکی سرکوبی معقول صورت سے ہوئی یعنے
چوبیس ہزار سوار سے نولاکھ سوار کو شکست فاش دی
اب بھی باوجود ضعف اہل اسلام کہ بسبب نا اتفاقی و نافرمانی
برداری آنحضرت صلعم کے ہو رہا ہے اس سچے دین پاک
کی اتنی قوت باقی ہی کہ شاہ روس باوجود کثرت افواج
کے شاہان نصاریٰ سے مدد لیکر حضرت سلطان روم
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے ملک لینے کو لڑتا ہی اور نہین
لے سکتا بلکہ سوائے صلح کے جو بمنزلہ عجز و اطاعت کے ہی اور
کچھ نہین بن پڑتی۔

(ق) زمانہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اب تک چند شخص
نے دعوی نبوت کیا تھا اور اپنی اس دروغ کو فروغ دینا
چاہا تھا مگر یہ ناممکن تھا کہ تائید الٰہی جھوٹے کا ساتھ دے
آخر انجام یہ ہوا کہ وہ جھوٹے مدعی نبوت نامراد ہی قتل ہو
جیسے مسیلمہ کذاب۔ اور عیسیٰ اسود عنسی۔ اور مختار اور منقع
اور حارث اور متنبی اور محمد بابی حضرت آدم علیہ السلام
کے وقت سے کسی نبی کاذب کو مدد نہین ملی جسکو فریق
مخالف بھی مان چکے ہین اور کیسے ملے کہ وہ تو خداوند تعالی
پر بہتان باندھتا ہی افترا کرتا ہی کہ مجھے اسنے اپنا نائب
کیا ہی اور فلانا فلانا حکم دیا ہے۔ پر ظاہر ہے کہ جھوٹا دعوی
کرنا احمق اور بے حیا کا کام ہے جسکو خدا نے ذرا سی بھی
سمجھ دی ہوگی اور تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا

وہ ہرگز ہرگز جھوٹا دعوی نہ کریگا بلکہ عاقل ہمیشہ دعوی
کاذب سے شرم کرتا ہی اور خوف کھاتا ہی اسواسطے کہ اگر اسکا
جھوٹہ کہل گیا تو دنیا ہی مین انتہا درجہ کی خفت پتے سرے
سی ندامت و ذلت ہوگی - رہا سوا خذہ اخروی وہ ابھی
دور ہی - زردشت مدعی کاذب کی حماقت تو دیکھئے
کہتا تہا کہ مین بہشت سے آگ لایا ہون بھلا سوچو تو سہی
دوزخ کی چیز بہشت مین کہان اور جو بالفرض لائی بھی
جاوے تو بہشت بہشت نہین رہ سکتی بلکہ دونون (دوزخ
وبہشت) ایک ہی ہوجاوین - اور عذاب وثواب واحد
ٹہرے پھر نیکی کا وہرم رہے نہ گناہ کا پاپ - علی ہذا
متنبی کی حماقت اور بیحیائی سنو کہ شعرون مین ہزارون
کذب واہیات وخرافات وفحش بکتا تھا اور اسکو معجزہ
کہتا تہا اور اتنا نسمجھتا تہا کہ ایسے سخت کلام کریہہ القول
غلیظ القلب بدزبان کی نبوت کو کون مانیگا خاصکر
ایسی حالت مین کہ اس سے بڑھ چڑھکر اور بہی ادیب بلیغ
فصیح موجود ہون اور وہ باوجود اسقدر فصاحت وبلاغت
سے نبوت کا دعوی نہ کرین

(ل) اور اسلئے مدعی نبوت کاذب نامراد مارے گئے اور خوار
ہوے کہ مدعی کاذب سے اقوال وافعال ضرور احمقانہ
صادر ہوئینگے اسواسطیکہ ہر نبی واسطے اصلاح امت
ورفاہ عام مخلوق وہدایت ورشاد خلق وتبلیغ احکام
الہی کے آتے ہین اور ان کو وہی حکم دیا جاتا ہے جو ہر
مطیع کے حق مین نافع ہو اور ہر نافرمان کے لئے مضر ٹہرے
اور صلاح دینی ودنیوی سے مملو ہو - اور یہ امر بلا علم
قدیم کے ناممکن ہے بدیہی بات ہے کہ جسکے پہلے برے سے
پہلے کوی واقفیت نہ کریگا اوسکی خیرخواہی واصلاح کیا کریگا
مدعی نبوت کاذب کو اپنے پڑوسی کے گھر کی خبر تو کیا اپنی
حماقت ہی کا علم نہین جو اوسکی اصلاح کرے تو عام خلق
کی اصلاح کجا (ناممکن ہی) بلکہ ضلالت وغوایت وطغیان
وعصیان جو ضد امر نبوت ہین البتہ بدرجہا ترقی پذیر
ہونگے اور جب یہ افعال ناشائستہ وکلام نابائستہ منسوب
طرف احکام آلہی کے ہوی تو غیرت مقتضی اسکی نہین کہ ایسے
مفتری کو چھوڑ دیا جاوے - دنیا مین جب کسی غیرت مند
وانا کیطرف فعل یا قول احمقانہ نسبت کیا جاتا ہے تو وہ
حتی المقدور مفتری کی تکذیب وتذلیل کرکے اپنی برات
چاہتا ہی چنانچہ اگر کوی شخص وزیر بنکر بادشاہ کی طرف
سے احکام جاری کرتا ہی تو بادشاہ اسکو سزا دیتا ہی
اگرچہ وہ احکام مفتری بے غافلانہ ہی ہون - اور اگر احمقانہ
تو تو نہایت ہی خوار کریگا احکم الحاکمین تو سب سے عالم سے زیادہ
غیور ہے اور اسپر جو اقوال وافعال احمقانہ افترا کریگا کیا وہ
اسکو ذلیل وخوار نہ کریگا بلکہ ضرور ہی کریگا اوسکی مدد کرنا
تو کہان بڑی ذلت کے ساتھ قلع وقمع کیا جاویگا - مدعیان
نبوت تو کجا مدعیان مہدیت بہی نامراد ہی مارے جاتے ہین
اس سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نبی برحق ہین کہ ان کے ساتھ برتاؤ وسلوک اچہا رکھا
گیا اور ہمیشہ تائید غیبی سے انکی امداد جو لازم نبوت ہی کیگئی
(ش) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلیم وجنگ محض واسطے
اشاعت وترویج دین الہی کے تھے اگر دولت دنیا کمانے
کے لئے ہوتی تو بعد حصول سلطنت کامل سامان شاہی جمع
کرتے اور عیش وعشرت سے بسر فرماتے حالانکہ وہی گذران سابق

ہمیشہ رہی چنانچہ یہ بات تواریخ نصاریٰ سے بھی بخوبی ثابت ہی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام کے امیرانہ بسر فرماتے اور آرام طلبی و راحت جوئی کو کام فرماتے تو عقلاً و نقلاً ممنوع نہ تہا مگر چونکہ ان کو غلبۂ محبت الٰہی عین دنیا سے نفوت تامہ ہتی کچہ نکیا۔ روزے پر روزہ رکہتے تہے بسا اوقات محبوب خدا ہوکر شکم پر سنگ باندہتے تہے۔ کبہی شکم سیر ہوکر کہانا نہ کہاتے تہے۔ کمل اوڑہتے تہے۔ آخر مخمل عین میٹہے تہے۔ کبہی رات بہر آرام سے نسوتے تہے۔ غریبوں کے کام کرتے تہے۔ دشمنون پر کبہی بد دعا اپنی نفس کے لئے نکرتے تہے رات مین اتنی نمازین پڑہتے کہ پاؤن ورم کرجاتے ایسے شخص پر محبت دنیا کا گمان تو دشمن جانی بہی دل سے نکریگا گو منہ سے کچہ بکا کرے علی ہذا اوکی خلیفہ صدیق اکبرؓ نے تمام دولت اپنی منڈ دیدی بدن کے کپڑے بہی اتار دئے کمل لپیٹ لیا حضرت عمرؓ بہی اپنی زمانۂ سلطنت مین ریاضت کرکے کہاتی تہے عثمان غنیؓ باوصف امارت و تونگری کے آرام طلبی سے متنفر رہے اور غربا دُن کی امداد و حاجت برآری مین کیا کچہ نہ کیا علی مرتضیٰؓ دن مین روزہ رکہتے شام کو ذرا سا ستو کہا لیتے

(ت) ہر نبی کا صادق اور متقی ہونا بہی پر ضرور ہی اگر کاذب اور فاسق ہو تو اوسکی نصیحت اور خبر کون مانے اور جب اوسکی نصیحت بیکار و غیر مسلم ٹہری تو فائدہ نبوت کا جاتا رہے اور فعل الٰہی یعنے نبی کرنا لغو ہوجاوے لہذا نبی کا فاسق و کاذب ہونا محال ہی۔ آدمی جہوٹہ جو بولتا ہی تو خوف یا طمع یا بے علمی یا حماقت سے بولتا ہی اور نبی کہ خدا کا نائب ہے ان باتون سے پاک ہوتا ہی اور نبی موحد ہی ہوتا ہے خاص خدا تعالیٰ کی عبادت کراتا ہی اور غیر کی عبادت سے بچاتا ہی وہ تو خدا کا نائب ہے بندون

کو خدا کے طرف ہی بہکا دیگا کہ اوسکا فرمن منصبی ایک خدا کا پہچنوانا ہی نہ کہ زردشت کیطرح آتش پرستی سکہاوے اس سے ثابت ہوگیا کہ ہمارے حضرت صلعم متقی اور صادق اور موحد تہے بالضرورت و بالوجوب۔ اور جو کہ آنحضرتؐ نے قرآن مجید کو کلام الٰہی فرمایا ہی تو اسکا کلام الٰہی ہونا بہی بالضرورت و بالوجوب ثابت ہوگیا۔ (ث) ہر نبی کو کتاب آسمانی ضرور چاہئے کہ اوسکے لئے سند ہو اور اوسکے بموجب بندونکو وہ تعلیم کرے ورنہ فائدہ نبی کرنیکا مفقود ہوجائیگا۔ جیسا بادشاہ اپنے صوبے کو فرمان اور قانون دیتا ہی اگر صوبے کے پاس فرمان (جو بطور دستاویز اور سند کے ہے) نہو تو اسے کون مانیگا اسی لئے تمام انبیا کو صحیفہ یا کتاب ملی ہی نئی ملی یا پہلی پر عمل کا حکم ہوا تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضرتؐ کو بہی کتاب ملی اور سوائے قرآن مجید کے اور کوی کتاب انکے پاس نہین ہے لہذا اسکو بے کلام الٰہی ماننے چارہ ہی نہین اور معہذا از روے عقل کے کتاب آسمانی مین متکلم خدا تعالیٰ اور مخاطب بالذات مدعی نبوت اور متبوع اور بندے اور امر و نواہی اور وعد و وعید اور پند و نصیحت اور قصص و امثال جو سراسر نصائح ہین اور توحید الٰہی (جو اناجیل مروجہ نصاریٰ و یہود ہنود مین نہین) اور بیان مفیدات و مضرات عباد اور بیان ثواب و عذاب اور تصدیق نبوت مدعی نبوت چاہئے یہ سب باتین قرآن مجید مین موجود ہین اور اناجیل و یہود مین نہین اس سے بہی اسکا کتاب آسمانی ہونا ثابت ہوگیا اور اگر دلائل اسکے کتاب آسمانی ہونے پر اسکی عبارت کا معجزہ ہونا ہی کہ مثل اسکے کسی سے نہو سکا اسکے کلام الٰہی ہونیکی دلیل نہین کہ اسکے مثل موجود نہین تاکہ کوی بول اٹہے کہ بید کی بہی مثل نہین بلکہ دلیل یہ ہے کہ باوصف دعوی بے مثلی اور